حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت و اخلاق اور حضرت مسیح موعود سے عشق کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کے سبق آموز واقعات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مسیح موعود سے عقد اخوت، محبت و اخلاص اور اطاعت میں بے مثال تھے

جماعت کی تاریخ میں حضرت مسیح موعود کے سامنے عجز و انکسار میں اگر کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے تو وہ آپ تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 نومبر 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی سیرت و اخلاق، عقل و فراست، اطاعت و توکل علی اللہ، عاجزی اور اخلاص و وفا کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے ارشادات اور سبق آموز واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو جو عشق و محبت کا تعلق حضرت مسیح موعود سے تھا، اسے ہر وہ احمدی جس نے آپ کے بارے میں کچھ سنا یا پڑھا ہو، جانتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سے محض للہ عقد اخوت اور محبت، اقرار اطاعت کرنے کے بعد اس کے نمونے دکھانے اور اس پر قائم رہنے اور پھر تمام دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود سے رشتہ جوڑنے میں اگر کوئی مثال دی جا سکتی ہے تو وہ حضرت حکیم مولانا نور الدین بھیروی صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی مثال ہے۔ حضرت مسیح موعود کے سامنے عجز و انکسار میں اگر کوئی انتہائی اعلیٰ مقام پر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نظر آتا ہے تو اس کا بھی اعلیٰ معیار آپ نے قائم کیا اور پھر حضرت مسیح موعود سے وہ اعزاز پایا جو کسی اور کو نہ مل سکا۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرمایا کہ ''چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے'' پس یہ ایک زبردست اعزاز ہے جو کہ زمانے کے امام نے اپنے ماننے والوں کے لئے ہر چیز کا معیار آپ کے معیار کو بنا دیا کہ اگر ہر ایک نور الدین بن جائے تو ایک انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قربانیوں کے معیار اور اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ایک دفعہ جب آپ قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے آپ کے متعلق الہام ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے وطن گئے تو اپنی عزت کھو بیٹھیں گے اس پر آپ نے وطن واپس جانے کا خیال دل سے نکال دیا۔ خلیفہ اول کی فراست اور ایمان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جب جماعت قائم کی تو آپ پر ایمان لانے والے ذاتی جوہر کے حوالہ سے بہترین تھے، ان میں سے ایک حضرت حکیم مولوی نور الدین بھی تھے اور واقعہ میں وہ بہترین مددگار اور معاون ثابت ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو حضرت مسیح موعود سے جو عشق تھا اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی عادت تھی کہ جب آپ بہت خوش ہوتے اور محبت سے حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے تو مرزا کا لفظ استعمال کرتے اور فرماتے کہ ہمارے مرزا کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود کا ابھی دعویٰ نہیں تھا، چونکہ آپ کے حضرت مسیح موعود سے تعلقات تھے اسی لئے اس وقت سے یہ الفاظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔ کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں ہے۔ ایک دفعہ بیت اقصیٰ میں جبکہ آپ درس دے رہے تھے آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود کا ادب نہیں کرتا حالانکہ میں محبت و پیار کی شدت کی وجہ سے یہ لفظ بولا کرتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ظاہری الفاظ کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ان الفاظ کے اندر جو حقیقت مخفی ہو اس کو دیکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ شخص عاجزی کے باوجود علم و معرفت میں انتہا کو پہنچا ہوا تھا، جو ہندوستان کے چوٹی کے حکماء میں سے تھا، جس کو حضرت مسیح موعود نے بہت بڑے عظیم اعزاز سے نوازا۔ لیکن ان سب باتوں نے آپ کو عجز میں اور زیادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اس نمونے سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج ماریشس کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور ماریشس میں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک سو سال ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ جلسہ اور تمام پروگرامز ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ سو سال آئندہ وہاں نئی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ آمین